

رہنمائی اور مشاورت (Guidance and Counselling)

باب 9

زندگی میں شاید ہی کوئی ایسا آدمی ہو جسے کوئی مشکل پیش نہ آئی ہو اور اسے کسی سے مشورہ کرنے اور رہنمائی حاصل کرنے کی ضرورت نہ پڑی ہو۔ روزمرہ پیش آنے والے مسائل تو فرد بآسانی، اپنی ذاتی کوشش اور کاوش سے حل کر لیتا ہے ان مسائل و مشکلات کو وہ اپنے کسی دوست، عزیز اور ساتھیوں سے مشورہ کر کے حل کر لیتا ہے تاہم کبھی کبھی، کسی نہ کسی کو ایک ایسے مسئلے سے سابقہ پڑتا ہے جو وہ کسی سطحی مشورہ یا ہدایت اور رہنمائی سے حل نہ کر سکتا ہو۔ صرف مسائل یا مشکلات ہی میں مشاورت اور رہنمائی کی ضرورت نہیں ہوتی بعض صورتوں، مثلاً کوئی مضمون منتخب کرنے، کسی پیشے کے اختیار کرنے یا کسی خاص نفسیاتی الجھن کو سلجھانے میں بھی ان کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ ایک بچہ کسی مضمون میں مناسب کارکردگی کا میابی سے محروم ہے۔ اسے نہیں معلوم کہ اس مضمون میں ہی اس کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ وہ کون سی وجوہات ہیں جو اس طالب علم کی مذکورہ مضمون میں ناکامی کا باعث بنتی ہیں۔ ان تمام صورتوں میں بچے، افراد یا طالب علم کو رہنمائی اور مشاورت کی ضرورت ہے۔

رہنمائی (Guidance)

تعلیم کے قدیم اور جدید مفہوم میں جو فرق آیا ہے اس کے مطابق رہنمائی کے تصور میں بھی وسعت پیدا ہو گئی ہے۔ تعلیم کا قدیم مفہوم صرف اس بات پر مرکوز تھا کہ استاد کا کام، بچے کو علم فراہم کرنا اور چند کتابوں کے پڑھانے کے ساتھ ساتھ معلومات فراہم کرنا ہے۔ جدید مفہوم میں تعلیم اور استاد کے فرائض میں یہ بات بھی شامل ہو گئی ہے کہ وہ طالب علم کی شخصیت کی ہمہ پہلو اور ہمہ گیر نشوونما کرے اور جہاں جہاں ضرورت ہو، طالب علم کی صلاحیتوں کے مطابق اس کے مسائل اور مشکلات کو دور کرنے میں طالب علم کی مدد کرے۔ تعلیم کے اس جدید مفہوم کی بنا پر اب یہ ضرورت بھی محسوس کی جانے لگی ہے کہ معلم رہنمائی کا فریضہ بھی انجام دے۔ بعض صورتوں میں ہر استاد، طالب علم کے تمام تر مسائل اور اس کو پیش آنے والی بیشتر مشکلات میں طالب علم کی مدد کرنے کی پوری مہارت نہیں رکھتا۔ اس لیے اس کام کے لیے یہ تصور بھی سامنے آیا کہ رہنمائی کا ایک علیحدہ شعبہ بھی اداروں میں قائم کیا جائے اور کلی طور پر اس کام کو انجام دینے کے لیے ایک ماہر شخص کو بھی اداروں میں موجود ہونا چاہیے۔

رہنمائی کے لغوی معنی راستہ دکھانے، نشانہ ہی کرنے، آگے آگے چل کر پیروی کرانے یا مشکل میں مدد کرنے کے ہیں۔ رہنمائی کسی فرد کے لیے سوچنا نہیں، بلکہ اس کے ساتھ مل کر سوچنے اور مشکل کا حل تلاش کرنے کا نام ہے۔ صرف مشکل کو حل کر دینا کافی نہیں بلکہ فرد کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ اپنی مشکل کو خود سمجھے اور اپنی صلاحیتوں کو کام میں لا کر اس مشکل کا حل نکال سکے۔ رہنما کسی فرد کو سوچنے، غور کرنے، اپنی صلاحیتوں کو کام میں لانے، مشکل کو پہچاننے، مسئلہ کی شناخت کرنے اور اسے مشکل یا مسئلہ کو حل کرنے کے طریقے تلاش کر لینے کے قابل بنا کر باقی کام فرد پر چھوڑ دیتا ہے۔ یوں وہ خود حل تک پہنچ جاتا ہے۔

درج بالا باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم رہنمائی (Guidance) کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کر سکتے ہیں:

رہنمائی ایک ایسا منضبط، مسلسل اور پیشہ ورانہ عمل ہے جس کے ذریعے افراد (یا طالب علم) کو ایسی مدد فراہم کی جاتی ہے کہ وہ اپنے تعلیمی، ذاتی، معاشرتی اور معاشی مسائل و مشکلات سے واقفیت حاصل کریں، ان کے لیے دانشمندانہ طریقے ڈھونڈ لیں، ان کو حل کر لیں اور اپنی موجودہ اور مابعد کی زندگی کو خوشگوار انداز سے گزارنے کے قابل ہو جائیں۔

رہنمائی کی اس تعریف کے مطابق رہنمائی کے مختلف پہلو سامنے آتے ہیں یعنی تعلیمی رہنمائی، پیشہ ورانہ رہنمائی، ذاتی مسائل میں رہنمائی وغیرہ۔ اس تعریف سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اس کی ضرورت اسی وقت پڑتی ہے جب کوئی مشکل یا کوئی مسئلہ پیدا ہو یا کوئی الجھن درپیش ہو۔ یوں رہنمائی کے ذریعے طلبہ کو متوازن نشوونما میں مدد دی جاتی ہے، انھیں سوچنے پر آمادہ کیا جاتا ہے، انھیں مقصد حیات کا شعور دلایا جاتا ہے، انھیں مسائل کی شناخت کے قابل بنایا جاتا ہے، انھیں آئندہ زندگی کے لیے شعبوں کے انتخاب میں مدد دی جاتی ہے، منفی عادات و خصائص سے بچنے پر آمادہ کیا جاتا ہے اور اپنے تعلیمی و تدریسی مسائل پر قابو پانے اور مناسب و موزوں طریقے اختیار کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ رہنمائی کے اس عمل کے ذریعے وہ اپنے مسائل حل کرنے پر قادر ہو جاتے ہیں۔

رہنمائی کا ایک شعبہ ”مشاورت“ بھی ہے ذیل میں ہم اس کو اختصار سے بیان کرتے ہیں۔

مشاورت (Counselling)

رہنمائی فرد کو تمام شعبوں میں مدد فراہم کرتی ہے، مثلاً بچے کو کون سے مضامین اختیار کرنا چاہئیں؟ بچے کی نظر کمزور ہے تو اسے کہاں جانا ہے؟ بچے کو کون سا پیشہ اختیار کرنا ہے؟ کیا بچے میں کسی پیشہ ورانہ شعبے میں جانے کی استعداد اور خصوصی صلاحیتیں موجود ہیں جن کی بنیاد پر اس کی رہنمائی کی جاسکے؟ تاہم بچے (یا فرد) کے کچھ مسائل، الجھنیں، مشکلات ایسی بھی ہوتی ہیں جو گہرا مطالعہ چاہتی ہیں۔ خصوصاً ایسے مسائل و مشکلات یا الجھنیں جن کا تعلق ذہنی اور جذباتی کیفیات سے ہو۔ ان مسائل کو عام فرد حل نہیں کر سکے گا۔ بچے کو اس بارے میں کسی ماہر سے مشورے اور ہدایت کی ضرورت ہوگی۔ لہذا مشاورت کا عمل اسی پہلو سے متعلق ہے۔ اس عمل میں دو افراد موجود ہوتے ہیں یعنی:

(1) مسئلہ کا شکار فرد (مشار) (2) تجربہ کار فرد جو مشورہ دے سکے (مشیر)۔

ان دونوں افراد میں رابطہ ہوتا ہے اور ایک باقاعدہ ذاتی تعامل سے وہ مسئلہ کے حل تک پہنچتے ہیں۔

درج بالا امور کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم اور آپ مشاورت کی تعریف اس طرح کر سکتے ہیں:

”مشاورت، دو افراد کے مابین ایک ایسی براہ راست، باضابطہ اور مسلسل گفتگو ہے جس میں ایک فرد، دوسرے فرد سے

اس طرح مدد حاصل کرتا ہے کہ وہ اپنے مسائل اور مشکلات کو سلجھا سکے اور اپنے رویوں، طرز فکر اور کردار میں موزوں

تبدیلی پیدا کر سکے تاکہ وہ آئندہ بھی مشکلات کا حل خود تلاش کرنے کے قابل ہو جائے۔“

مشاورت کے عمل کے ذریعے طلبہ اور دیگر افراد کے پیچیدہ اور گھمبیر مسائل کو حل کرنے میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔ اس میں جو فرد

مدد کرتا ہے اسے ”مشیر“ اور جسے مدد فراہم کی جاتی ہے اسے ”مشار“ کہتے ہیں۔

طلبہ کو پیش آنے والے مسائل (Problems of Students)

رہنمائی اور مشاورت کا بنیادی مقصد، طلبہ (یا افراد) کو ان کی مشکلات و مسائل میں مدد فراہم کرنا ہے تاکہ وہ ماحول سے مطابقت پیدا کر سکیں اور خوشگوار زندگی گزارنے کے قابل ہو جائیں۔ طلبہ کو بھی بہت سی مشکلات اور مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے

جو مسائل ان کے درپیش ہوتے ہیں۔ وہ مسائل و مشکلات کئی قسم کے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً:

- (1) تعلیمی و تدریسی مسائل (2) معاشرتی مسائل (3) معاشی مسائل
(4) پیشہ ورانہ مسائل (5) ذاتی نفسیاتی مسائل
اب ہم ان مسائل کو اختصار سے بیان کرتے ہیں۔

1- تعلیمی و تدریسی مسائل (Educational Problems)

مدرسے میں داخل ہوتے ہی بچوں کو مختلف قسم کے تعلیمی و تدریسی مسائل پیش آتے ہیں۔ کچھ کا تعلق اس کے تعلم کے عمل سے ہوتا ہے مثلاً وہ زبان پر مناسب عبور نہیں رکھتا اس لیے اس کو کسی بھی تصور یا حقیقت کو سمجھنے میں دشواری پیش آ سکتی ہے۔ اگلی جماعتوں میں جو مضامین اس کے لیے منتخب کیے جاتے ہیں وہ اس کی ذہنی صلاحیت، خصوصی استعداد، رجحانات اور سابقہ علم و معلومات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ بعض اوقات چند بچے اپنی کچھ ذاتی مجبوریوں اور معذوریوں کی بنا پر کسی ایک یا دو مضامین میں دیگر بچوں سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اساتذہ کے سلوک اور سخت گیرانہ رویے کی وجہ سے کسی مضمون میں ان بچوں کی استعداد و تحصیل غیر تسلی بخش ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی بے شمار وجوہات ممکن ہیں جو بچے کے اکتساب پر اثر انداز ہوتی ہوں۔ رہنمائی کے ذریعے بچوں کے ان مسائل سے واقفیت حاصل کی جاسکتی ہے اور یوں ان مسائل پر قابو پالینے کے لیے تجاویز سامنے آ سکتی ہیں تاکہ بچے بلا رکاوٹ تعلیمی پروگرام میں بھرپور حصہ لے سکیں۔

2- معاشرتی مسائل (Social Problems)

ان مسائل کا تعلق دراصل فرد اور معاشرے میں بہتر تعلقات و روابط سے ہے۔ بچہ یہ تعلقات و روابط گھر سے سیکھتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بچہ کے ساتھ گھر کے افراد نے مناسب سلوک نہ کیا ہو۔ اس میں بعض لوگوں کے بارے میں منفی رویے منتقل کیے گئے ہوں، ماں باپ میں اچھے روابط نہ ہوں، لہذا لڑتے جھگڑتے ہوں۔ بچہ بھی ان باتوں سے متاثر ہو کر لڑتا جھگڑتا رہے۔ اسے ابتداً بُری صحبت ملی ہو۔ بعض صورتوں میں خاندان کا اپنا معاشرتی مرتبہ بھی بچے کے دیگر بچوں سے تعلقات کو متاثر کرے گا۔ اس صورت حال میں بچہ میں لوگوں سے نفرت و حقارت پیدا ہوگی۔ لہذا معاشرتی مسائل کا بنیادی تعلق معاشرتی عدم مطابقت سے ہے۔ اس عدم مطابقت کی وجہ سے بچہ مدرسے اور بعد ازاں اپنے محلہ، شہر یا معاشرے سے بہتر تعلقات استوار نہیں کر سکے گا۔

3- معاشی مسائل (Economic Problems)

ان مسائل کا تعلق، دراصل بچے کی گھریلو معاشی حیثیت سے ہے۔ جن بچوں کے گھروں میں معاشی خوش حالی نہیں ہوں گی۔ معاشی طور پر پُرس ماندہ گھروں سے آئے بچے مدرسے میں چند فنیج قسم کی حرکات کا ارتکاب کر سکتے ہیں۔ وہ چوری، جھوٹ بولنے جیسے کاموں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح وہ بچے بھی مسائل کا شکار ہو سکتے ہیں جن کے گھروں میں بہت خوش حالی ہو وہ پیسہ کے بل بوتے پر غلط کام کر سکتے ہیں۔ جس طرح کم وسائل والے بچے برے افعال کا ارتکاب کر سکتے ہیں بالکل اسی طرح امیر ماں باپ کے بچے بھی برے کاموں میں ملوث ہو سکتے ہیں۔ دیکھنے میں یہ بھی آیا ہے کہ جہاں غریب گھرانوں کے بچے چوری جیسے افعال کر سکتے ہیں وہاں امیر گھرانوں کے بچے بھی اس طرح کے کاموں میں خوشی کا سبب ڈھونڈ لیتے ہیں۔

4- پیشہ ورانہ مسائل (Vocational Problems)

روزی کمانے کے لیے ہر فرد کو کسی نہ کسی پیشہ ورانہ شعبے کو اختیار کرنا ہوتا ہے۔ طلبہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ وہ زندگی میں کون سا پیشہ اختیار کریں تاکہ وہ اپنی روزی بآسانی کمائیں۔ اس کے لیے انہیں مدرسہ میں مضامین کا باقاعدہ انتخاب کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ وہ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کسی پیشے کے لیے کس قسم کی صلاحیتیں اور خصوصی استعداد درکار ہوگی۔

5- ذاتی نفسیاتی مسائل (Personal Psychological Problems)

درج بالا مسائل کے ساتھ ساتھ بلکہ ان کے علاوہ ایک فرد (بچے یا طالب علم) کو کچھ ذاتی اور نفسیاتی مسائل بھی پیش آتے ہیں۔ ان میں بعض کا تعلق اس کی جسمانی ساخت وغیرہ سے اور دیگر کا اس کی جذباتی و ذہنی نشوونما سے ہوتا ہے۔ جسمانی مسائل کا بیشتر تعلق اس کے اعضائے جسمانی کی مناسب نشوونما سے ہو سکتا ہے۔ اس شعبے میں بعض مسائل صحت جسمانی سے متعلق ہو سکتے ہیں مثلاً بینائی کا کمزور ہونا۔ کسی خاص طویل بیماری کی وجہ سے باقاعدہ تعلیمی پروگرام جاری نہ رکھ سکتا۔ جسمانی طور پر کمزور ہونا۔ ان مسائل کی وجہ سے بچہ اپنے تعلیمی و تدریسی کام میں بھرپور حصہ نہیں لے سکتا جب تک کہ اس کی مدد نہ کی جائے۔

بچے کے انہیں ذاتی مسائل میں اس کی جذباتی اور ذہنی صحت کے مسائل بھی شامل ہیں۔ یہ مسائل اصل میں اس ماحول میں رہنے کی وجہ سے چڑچڑ، غصیل اور جذباتی طور پر غیر متوازن ہجوان کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کا جذباتی اضطراب و ہجوان اس کی ذہنی کیفیات کو بھی متاثر کرتا ہے۔ جذباتی و ذہنی طور پر بیمار (غیر صحت مند) فرد، اپنے تعلیمی و تدریسی عمل میں بھرپور شرکت نہیں کر سکتا اور اپنی صلاحیتوں کو موزوں انداز میں کام میں نہیں لاسکتا۔

ہم نے ان چند مسائل کا ذکر کیا ہے جن میں طلبہ کو اساتذہ اور ماہر نفسیات اور پیشہ ور مشیر کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ عام حالات میں رہنمائی کے علم کے ذریعے طالب علم کو مدد فراہم کر کے مسئلہ حل کیا جاسکتا ہے، اس کے مسئلہ کی شدت کا کھوج لگا کر یا اسے کسی ماہر کی طرف رجوع کرنے کی ہدایت کی جاسکتی ہے۔

مدرسے میں رہنمائی اور مشاورت کا کردار (Role of Guidance and Counselling)

تعلیم و تدریس کی ہر طالب علم کو ہر وقت اور ہر لمحہ ضرورت رہتی ہے۔ یہ بھی رہنمائی کا ایک اہم ترین فریضہ ہے تاہم طلبہ کو رہنمائی کی بھی ضرورت پیش آتی رہتی ہے لیکن رہنمائی کی ضرورت طالب علم کو خاص مواقع اور مسائل پیش آنے پر پڑتی ہے۔ مضامین کی تدریس میں ہر طالب علم مصروف رہتا ہے۔ رہنمائی کی کسی طالب علم کو اس وقت ضرورت پیش آتی ہے جب اس کی کارکردگی چند وجوہات کی بنا پر بہتر نہیں ہوتی مثلاً انگریزی ہر طالب علم پڑھتا ہے۔ اس مضمون میں ایک طالب علم کوشش کے باوجود کامیابی حاصل نہیں کر پاتا۔ داخلہ کے وقت بھی تمام طلبہ کو مضامین منتخب کرنا ہوتے ہیں تاہم انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کون سے مضامین ان کے لیے مناسب ہوں گے۔ غرضیکہ طلبہ کو مدرسہ میں بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ رہنمائی اور مشاورت کا عمل، ان مسائل کو حل کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

رہنمائی کے ذریعے بچوں میں بہت سی صلاحیتوں کو اجاگر کیا جاسکتا ہے۔ رہنمائی، طلبہ کی مشکلات کو دور کرنے میں معاونت کرتی ہے وہ طالب علم کو اس قابل بناتی ہے کہ:

- i وہ مدرسے کے ماحول سے مطابقت حاصل کر سکے۔ طالب علم جب پہلے پہل سکول آتا ہے تو اسے مطابقت میں مشکل پیش آسکتی ہے۔ جس بچے کو یہ مسئلہ پیش آئے رہنمائی کے ذریعے اسے اس مسئلہ پر قابو پانے کے لیے تیار کیا جاسکتا ہے۔
 - ii طالب علم صحیح مضامین منتخب کر سکے جو طلبہ مضامین کے انتخاب میں الجھن کا شکار ہوتے ہیں رہنمائی کے ذریعے ان کی مشکل کو دور کیا جاسکتا ہے۔
 - iii طالب علم اپنے اندر دلچسپی اور تحریک پیدا کر سکے تاکہ وہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں لگن سے کام کر سکے۔
 - iv وہ مطالعہ کے درست طریقوں اور عادات کو اختیار کر سکے۔
 - v وہ اپنی ناکامی کے اسباب کو شناخت کر کے ان کو حل کر سکے۔
 - vi وہ موزوں پیشے کا انتخاب کر سکے۔ رہنمائی کے ذریعے طالب علم کو اپنی خصوصی استعداد اور رجحانات کو سمجھنے کے قابل بنایا جاسکتا ہے تاکہ وہ ان کے مطابق پیشہ منتخب کر سکے۔
 - vii وہ مقصد حیات کا شعور حاصل کرنے کے قابل ہو جائے۔
 - viii وہ تدریسی و تعلیمی مشکلات کا فہم حاصل کر کے ان پر عبور حاصل کر سکے۔
 - ix اچھے اور مثبت اوصاف کو اپنانے کی کوشش کر سکے اور منفی عادات کا خاتمہ کرنے کے لیے تیار ہو جائے۔
 - x وہ اپنی جذباتی اور ذہنی الجھنوں پر قابو پا کر خوشگوار اور پُر مسرت زندگی گزارنے کے قابل ہو جائے۔
- غرضیکہ رہنمائی اور مشاورت کی مدد سے طالب علم کو اپنی شخصیت کے ہمہ گیر پہلوؤں کا فہم حاصل کرنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ اس طرح اس کے لیے زندگی میں کامیابیاں حاصل کرنا ممکن ہو جاتا ہے۔

مشقی سوالات

درج ذیل سوالات کے مفصل جواب لکھیے۔

- 1- مدرسہ میں رہنمائی کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں۔
- 2- مشاورت سے کیا مراد ہے؟ طلبہ کو اس کی ضرورت کب پیش آتی ہے؟ تحریر کیجیے۔
- 3- طلبہ کے تعلیمی و تدریسی مسائل پر نوٹ لکھیے۔
- 4- پیشہ ورانہ مسائل کے حل کے لیے معلم یا مدرسہ کیا رہنمائی کر سکتا ہے؟ بیان کیجیے۔
- 5- رہنمائی اور مشاورت کے عمل سے گزرنے کے بعد طالب علم میں کیا صلاحیتیں فروغ پا جاتی ہیں؟ مثالیں دے کر وضاحت کیجیے۔

6- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے۔

- i- تعلیم کے جدید مفہوم کے مطابق معلم کے فرائض کیا ہیں؟
- ii- رہنمائی فرد کو کس قابل بنادیتی ہے؟
- iii- طلبہ کو پیش آنے والی مشکلات و مسائل کی فہرست لکھیے۔
- iv- تعلیمی و تدریسی مسائل کی دو مثالیں صرف دو جملوں میں لکھیے۔
- v- بعض بچوں میں کچھ لوگوں کے بارے میں منفی رویہ کیوں پیدا ہوتا ہے؟
- 7- درج ذیل جملوں میں مناسب الفاظ لگا کر خالی جگہ پُر کیجیے۔
- i- کبھی کبھی انسان کو ایسے مسائل سے بھی سابقہ پڑتا ہے جو وہ صرف..... مشورہ سے حل نہیں کر سکتا۔
- ii- بعض اوقات طالب علم کو اپنے کسی مضمون میں فیل ہونے کی..... کا علم نہیں ہوتا۔
- iii- تعلیم کا..... مفہوم بچے کو علم منتقل کرنے تک محدود تھا۔
- iv- تعلیم کے نئے مفہوم میں استاد کے فرائض میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ طالب علم کی..... اور ہمہ پہلو نشو و نما میں مدد کرے۔
- v- رہنمائی کسی فرد کے لیے..... نہیں بلکہ اس کے ساتھ مل کر سوچنے اور حل تلاش کرنے کا نام ہے۔
- vi- فرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی..... کو خود سمجھنے کی کوشش کرے۔
- vii- رہنمائی فرد کو اپنے مسائل خود حل کرنے پر..... بناتی ہے۔
- viii- فرد کے بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں جو گہرا..... چاہتے ہیں۔
- ix- مشاورت کے عمل میں جو فرد ماہر ہونے کی حیثیت میں اُجھن کے شکار فرد کی مدد کرتا ہے۔ اسے..... کہتے ہیں۔
- x- جذباتی اور ذہنی اُجھنوں کا شکار فرد، تعلیمی عمل میں بھرپور..... نہیں کر سکتا۔

- 8- مندرجہ ذیل بیانات کے ہر سوال کے نیچے ایک سے زیادہ جواب دیے گئے ہیں۔ صحیح یا موزوں ترین جواب کے سامنے درست کا (✓) کا نشان لگائیے۔
- i- تعلیم کے قدیم تصور میں معلم کے فرائض میں کیا بات شامل تھی:
- (ا) کتب کا ترجمہ کر کے بچوں کو سمجھانا (ب) بچوں کو علم منتقل کرنا (ج) طالب علم کے تمام پہلوؤں کی نشوونما کرنا
- ii- رہنمائی کے لغوی معانی ہیں:
- (ا) آگے آگے چلنا (ب) راستہ دکھانا (ج) تلاش کرنا
- iii- ایک ایسا عمل جس میں کسی فرد کو اس کی الجھن کو سلجھانے میں مدد کی جائے اور بالمشافہ گفتگو بھی شامل ہو کہلاتا ہے:
- (ا) رہنمائی (ب) مشاورت (ج) نشان دہی
- iv- ”مشار“ سے مراد وہ فرد ہے جو:
- (ا) مشورہ دیتا ہے (ب) مشکلات کا شکار ہوتا ہے (ج) مشورہ حاصل کرتا ہے
- v- بچہ بہتر معاشرتی تعلقات سیکھتا ہے:
- (ا) گھر سے (ب) محلہ سے (ج) سکول سے
- vi- درج ذیل میں سے کون سا مسئلہ بچے کی تعلیمی و تدریسی مشکل سے تعلق رکھتا ہے:
- (ا) گھر میں ماں باپ کا نامناسب رویہ
.....
(ب) سکول کی لائبریری سے مطلوبہ کتاب نہ ملنا
.....
(ج) کسی خاص مضمون میں بہتر کارکردگی نہ ہونا
.....
- vii- شفقت اور ہمدردی سے محروم امیر گھرانوں کے بچے بُرے افعال کرنے میں تلاش کرتے ہیں:
- (ا) تسکین (ب) شغل (ج) ساقی
- viii- بچے کی جسمانی صحت کے مسائل کا تعلق کس سے ہوتا ہے:
- (ا) وسائل اور معاشرتی مشکلات
.....
(ب) ذاتی و نفسیاتی مسائل
.....
(ج) مسائل اور معاشی مشکلات
.....

فرہنگ (Glossary)

اشتراکیت کا حامی یا کیمونسٹ۔	اشتراکی:
قدر کی جمع، قدریں، معاشرتی معیارات۔	اقدار:
لیڈر شپ، رہنمائی کرنا۔ دینی رہنمائی، نماز پڑھانا	امامت:
امکان سے منسوب، ممکنہ، جس کی حیثیت حتمی نہ ہو۔	امکانی:
(کمپیوٹر معلومات) کمپیوٹر، انٹرنیٹ وغیرہ سے معلومات کا حصول۔	انفارمیشن ٹیکنالوجی:
وصف کی جمع، خوبیاں، اچھائیاں۔	اوصاف:
حقیقی دنیا جو مرنے کے بعد شروع ہوتی ہے۔	آخرت:
معاشرے میں رہنے سہنے کے پسندیدہ طور طریقے۔	آداب معاشرت:
باغی ہونے والی، سرکشی والی حالتیں۔	باغیانہ کیفیات:
بڑھنا، بڑھوتری یا افزائش کا عمل۔	بالیدگی:
بچے کی عمر کے چھتا بارہ سال۔	بچپن (Childhood):
حد کو پہنچنا، جوانی، شباب، بالغ ہونا۔	بلوغت:
اقوام کے درمیان، عالمی۔	بین الاقوامی:
قاعدہ، پالیسی، قانون بنانے والے۔	پالیسی ساز:
مایوسی، افسردگی، مُر جھاہٹ۔	پڑمردگی:
مہارت کی خاص تعلیم مثلاً انجینئرنگ، طب وغیرہ۔	پیشہ ورانہ تعلیم:
کوئی نیا خیال/چیز پیش کرنا۔	تخلیقی:
نصاب سازی۔	تدوین نصاب:
خیال	تصور:
آموزش۔	تعلیم:
بڑوں کی تعلیم، بالغ لوگوں کی تعلیم	تعلیم بالغاں:
نئے سرے سے منظم کرنا، نئی ترتیب دینا۔	تنظیم نو:
رہنے سہنے کا معاشرتی طریقہ۔	تہذیب و تمدن:
انگریزی لفظ Culture کا ترجمہ۔ تہذیب، طرز تمدن۔	ثقافت:
مختلف طرز زندگی رکھنے والوں کا اکٹھا ہونا، متحد ہونا۔	ثقافتی اتحاد:
جانچنا۔	جائزہ:
جس میں عوام کو اکثریت حاصل ہو۔	جمہوری:

عوام کی حکومت عوام پر اور عوام کے ذریعے۔	جمہوریت:
بیٹھک، جہاں گاؤں کے لوگ بیٹھ کر باہم گفت و شنید اور فیصلے کرتے ہیں۔	چوپال:
اچھے طریقے سے رہنا سہنا۔	حسن معاشرت:
افراد کی پڑھنے لکھنے کی ابتدائی صلاحیت۔	خواندگی:
مکمل ضابطہ حیات، اسلام ایک دین ہے۔	دین:
معلومات کے حصول یا ترسیل کے تمام ذرائع اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن وغیرہ۔	ذرائع ابلاغ:
آرام، خوشی، سکون	راحت:
جس کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا شامل ہو۔	رضائے الہی:
رویہ فرد کی ایسی ذہنی کیفیت کا نام ہے جو عمل کے لیے سازگار ہو۔ یہ موروثی نہیں بلکہ اکتسابی ہوتا ہے۔	رویے:
راستہ دکھانا، نشاندہی کرنا۔	رہنمائی:
دولت مند، امیر۔	سرمایہ دار:
بچے کے دودھ پینے کے ماہ و سال۔	شیر خوارگی:
طلباء کی رہنمائی کے لیے اساتذہ جو تدریسی طریقے استعمال کرتے ہیں۔	طریقہ ہائے تدریس:
بچپن کی عمر، کم سنی۔	طفولیت (Early Childhood):
عادت کی جمع، طور طریقے۔	عادات:
عقیدہ کی جمع۔	عقائد:
جاننا	علم:
معاشرتی، معاشرے سے متعلق، آبادی سے متعلق۔	عمرانی:
مختلف کام یا سرگرمیاں۔	فعالیتیں:
نظریہ، سوچ، عقلی غور و فکر۔	فلسفہ:
گندی اور بُری حرکات۔	فبیح حرکات:
قرآن اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی زندگی۔	قرآن و سنت:
قوم کا متحد ہونا/اتحاد کرنا۔	قومی یک جہتی:
کسان، زمین کو جو تنے والا۔	کاشت کار:
کان کھودنے کا پیشہ۔	کان کنی:
ایسا ادارہ جہاں تجارتی مضامین مثلاً اکاؤنٹنگ، کامرس وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔	کمرشل کالج:
غبی، کم عقل۔	کند ذہن:

ماں کی گود سے قبر تک۔	مہد سے لحد تک:
غیر مستقل مزاج، گھڑی گھڑی بدلنے والا۔	متلون مزاج:
محرك کی جمع، تحریک پیدا کرنے والے عوامل۔	محركات:
درجات۔	مدارج:
وہ ادارہ جہاں تعلیم دی جائے۔	مدرسہ:
مختلف اشیا کا آپس میں تعلق، ربط	مربوط:
مشورہ لینے والا۔	مشار:
کسی بھی معاملہ پر ایک دوسرے کے ساتھ مل کر غور و خوض کرنا، مشورہ لینا۔	مشاورت:
مشورہ دینے والا۔	مشیر:
باہمی مقاصد کے لیے مل جل کر رہنا۔	معاشرہ، سماج، سوسائٹی (Society):
ایسی سرگرمیاں جو نصاب کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوں۔	معاون نصابی سرگرمیاں:
دنیا کے مغربی حصہ میں رہنے والی اقوام، یعنی یورپ اور امریکہ میں رہنے والے لوگ	مغربی اقوام / اقوامِ مغرب:
گہری سوچ رکھنے والے دانش مند لوگ۔	مفکرین:
انتظام کرنے والے۔	منتظمین:
مبہم، غیر واضح۔	مہمل:
جہالت، تاریکی۔	ناخواندگی:
نفع بخش علم	نافع علم:
بڑھنا، پرورش پانا۔	نشوونما:
نصاب بنانا۔	نصاب سازی:
اصل مقصد۔	نصب العین:
زندگی کے بارے میں نظریہ۔	نظریہ حیات:
معلومات اور علم۔	وقوفی یا علمی:
ایسی سرگرمیاں جو نصاب تعلیم کی تکمیل میں مددگار ہوں لیکن باقاعدہ نصاب کا حصہ نہ ہوں۔	ہم نصابی:
ہم عمر ساتھیوں۔	ہمجولیوں:
گھریلو معاشیات۔	ہوم اکنامکس:
قیامت کا دن، روزِ محشر، جزا و سزا کا دن۔	یوم حساب:

کتابیات (Bibliography)

- ابوالاعلیٰ مودودی
احمد شعلی ڈاکٹر
اکبر علی ڈاکٹر و خواجہ نذیر احمد ڈاکٹر
اکبر علی ڈاکٹر و خواجہ نذیر احمد ڈاکٹر
ایم۔ اے عزیز ڈاکٹر
عبدالرشید ارشد ڈاکٹر
عبدالرشید ارشد ڈاکٹر
عطش درانی ڈاکٹر
غلام عابد خاں
محمد سرور رانا
محمد سعید اختر مہر
محمد سلیم سید پروفیسر
محمد سلیم سید پروفیسر
محمد عیسیٰ خاں
محمد مرزا ڈاکٹر پروفیسر
محمد یاسین شیخ
محمد رشید ڈاکٹر
مسلم سجاد
مقصود عالم بخاری ڈاکٹر
منور ابن صادق
- تعلیمات
تاریخ تعلیم و تربیت اسلامیہ (ترجمہ محمد حسین خان زبیری)
پاکستان میں تعلیم کی تاریخ
تدوین نصاب
تعلیم اور معاشرتی تبدیلی
پاکستان میں تعلیم کا ارتقاء
گم گشتہ منزل کا سراغ تعلیم کا ایک اصلاحی منصوبہ
تناظرات تعلیم (یونٹ-3) برائے بی۔ ایڈ
عہد نبویؐ کا نظام تعلیم
معاشرہ، سکول اور استاد
تعلیم کی نظریاتی اساس اسلامی تناظر میں
مسلمان مثالی اساتذہ و مثالی طلبہ
مغربی نظام تعلیم کی نقطہ نظر سے
تعلیمی فلسفہ اور تاریخ
فلسفہ و تاریخ تعلیم
عہد نبویؐ کا نظام تعلیم
تناظرات تعلیم (یونٹ-1) برائے بی۔ ایڈ
اسلامی ریاست میں نظام تعلیم
علم و تعلیم برائے بی۔ ایڈ (یونٹ-II)
تعلیم و تعلم (مجموعہ مقالات)
- اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ، لاہور 1977ء
مجید بک ڈپو، لاہور، 1990ء
خالد بک ڈپو، لاہور، 1986ء
کاروان ادب، ملتان، 1982ء
ادارہ تعلیم و تحقیق لاہور، 1995ء
ادارہ تعلیم و تحقیق لاہور، 1995ء
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، 1994ء
عوامی کتب خانہ، اردو بازار، لاہور، 1978ء
مجید بک ڈپو، لاہور، 1998ء
انجمن فاضلین ادارہ تعلیم و تحقیق، لاہور
ادارہ تعلیمی تحقیق اچھرہ، لاہور، 1989ء
گلشن اقبال، کراچی، 1976ء
علمی کتب خانہ، لاہور، 1999ء
مجید بک ڈپو، لاہور، 1992ء
غضنفر اکیڈمی پاکستان، کراچی، 1995ء
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، 1994ء
انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد، 1993ء
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، 1983ء
صادق قیہ پبلی کیشنز، لاہور، 1973ء

A.C. Ornstien and F.P Hunkins

Curriculum Foundations, Principales & Issues 4th Edition

New York; Allyn and Bacon inc, 2003

Ahmed Zulkaif

Concepts of Population Education (Unit 4):

Allama Iqbal Open University, Islamabad, 1993

Anita Wool Folk :

Educational Psychology 9th Edition

Delhi; Pearson Education Private limited, 2004

Armstrong David G. & Others

Education and introduction

New York, Mc. Millan, Publishing Co. 1981

Blaugh Mark

An introduction of Economics of Education, London, Banguin books, 1980

Govt. of Pakistan, Ministry of Education, Islamabad, 1979

National Education Policy 1979,

Govt. of Pakistan, Ministry of Education, Islamabad, 1998

National Education Policy 1998-2010

Govt. of Pakistan, Ministry of Education, Islamabad, 2009

National Education Policy 2009